غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کے لئے فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم

Criminal Law Amendments for Prevention of Honour Killing

پاکستان میں جنسی استحصال کی بہت سی صورتوں میں سے ایک صورت "غیرت کے نام پر قتل" بھی ہے۔ مُلک میں آئے دن ایسے واقعات منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں جن میں مظلوم عورتوں کو فرسودہ روایات اور رسموں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ روایات ملک کے ہر حصے میں کسی نہ کسی طور رائج ہیں اور ان کے خاتمے کے لئے حکومتی سطح پر کی جانے والی تمام کوششوں کے باوجود خواتین کے ونی، کاروکاری اور غیرت کے نام پر قتل کے واقعات میں رونما ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے فوجداری قوانین غیرت کے نام پر قتل یا زبردستی کی شادی وغیرہ کو تعزیری جرم قرار دیتے ہیں اور اِن جرائم کی خاطر خواہ سزائیں بھی فوجداری قوانین میں درج ہیں۔

فوجداری قوانین کی بنیاد چونکہ شریعت میں طے کردہ اصولوں پر رکھی گئی ہے لہٰذا اِن قوانین میں "صلح" اور "عفو" کے تصوّرات بھی شامل ہیں جن کے تحت جرائم میں مجرم اور مقتول کے لواحقین یا ضرر رسیدہ افراد کے مابین مصالحت کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ تاہم اکثر اس قانونی حق کو "غیرت کے نام پر قتل" ہونے والے مقتول کے ولی قاتل کو قانون کی گرفت سے بچانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں اِس مسئلے کی بارہا نشاندہی کر چکی ہیں کہ ولی کی جانب سے جرم کی معافی دیئے جانے کے بعد عورت کا قتل ناحق جاتا ہے۔ آئینِ پاکستان مجریہ 1973ء کی رُو سے ریاست تمام شہریوں کے جان و مال کی محافظ ہے لہٰذا کسی شخص کو اس کی جان سے محروم کئے جانے کا مطلب براہِ راست ریاست کے خلاف جرم کا ارتکاب ہے لہٰذا حکومتِ پاکستان نے غیرت کے نام پر قتل کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان واقعات میں ولی کو حاصل صلح کے حق کے ناجائز استعمال اور خون بہاء کے عوض معافی دینے کے واقعات پر قابو پانے کی غرض سے اصطلاح "فساد فی الارض" کو فوجداری قوانین میں متعارف کروایا ہے۔ حکومتِ پاکستان نے مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء اور مجموعۂ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں غیرت کے نام پر قتل کے سدِ باب کے لئے فوجداری قوانین (ترمیمی) قانون مجریہ 2016ء کے تحت ضروری ترامیم کی ہیں جن کی رُو سے مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کے باب نمبر 36 جو انسانی جسم اور زندگی کو متاثر کرنے والے جرائم سے متعلق ہے میں بذریعہ ترمیم "فساد فی الارض" کی اصطلاح کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق کسی مجرم کا سابقہ طرزِ عمل یا یہ کہ وہ پہلے بھی سزا یافتہ ہو یا اُس نے اس سفاکانہ اور تشدّد پسندانہ انداز میں جرم کا ارتکاب کیا ہو جو عمومی وجدان کے لئے اشتعال انگیز ہو یا مجرم، عوام کے لئے ممکنہ طور پر خطرناک ہو یا پھر مذکورہ جرم غیرت کے نام پر سرزد کیا گیا ہو تو وہ جرم "فساد فی الارض" کے زمرے میں آئے گا۔ (دفعہ 299/ee مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان)

قتلِ عمد:

مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 302 قتلِ عمد کی سزا تجویز کرتا ہے جس کے مطابق " قتل کے جرم کی سزا بطور قصاص سزائے موت " ہے؛ یا (ب) تعزیر کی رُو سے یہ سزا سزائے موت یا عمر قید ہوسکتی ہے؛ (ج) اگر جرم پر اسلامی تعلیمات کے مطابق قصاص کی سزا لاگو نہ ہوتی ہو تو جرم کی سزا 25 برس قید ہوگی، تاہم فوجداری قانون کی حالیہ ترمیم مجریہ 2016ء کے تحت دفعہ 302 میں ایک شرط کا اضافہ کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ اگر قتل کے جرم کے ارتکاب پر " فساد فی الارض " کے اصول کا اطلاق ہوتا ہو تو مذکورہ جرم پر 25 برس قید کی سزا والی شرط کا اطلاق نہ ہوگا اور مجرم کو قصاص یا پھر تعزیر کے تحت ہی سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔ (دفعہ 302 مقررہ شرط، مجموعہ ٔتعزیراتِ پاکستان)۔

حقِ قصاص کے استعمال پر چھوٹ: (دفعہ 309)

مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان میں 2016ء میں ترامیم کے بعد قتلِ عمد کے ارتکاب پر قصاص کے حق کی معافی یا عفو کی دفعہ 309 جو مقتول کے ولی (عاقل و بالغ) کو حق دیتی ہے کہ وہ بلا کسی ہرجانے یا معاوضے کی طلبی کے اپنے قصاص کے حق کو چھوڑ دے لیکن یہ حق ان صورتوں میں نہیں چھوڑا جا سکتا جب ولی حکومتِ وقت ہو یا قصاص کا حق استعمال کرنے والا نابالغ ہو اس شِق میں مزید ایک شرط کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت قرار دیا گیا ہے کہ اگر ارتکاب کردہ جرم پر " فساد فی الارض " کا اصول لاگو ہوتا ہو تو مذکورہ صورت میں حقِ قصاص کے استعمال پر چھوٹ دفعہ 311 میں درج طریقہء کار کے تابع ہوگی۔

قتلِ عمد کے ارتکاب پر صلح (دفعہ 310):

مجموعہءتعزیرات پاکستان کی دفعہ 310 قتل کے جرم میں بدلِ صلح یا ولی کے اختیارِ صلح کے متعلق ہے۔ مذکورہ دفعہ میں ترمیم کر کے مزید قرار دیا گیا ہے کہ اگر جرم کے ارتکاب پر " فساد فی الارض " کا اصول لاگو ہوتا ہو تو مذکورہ صورت میں قصاص کا حق استعمال کرتے ہوئے صلح دفعہ 311 میں درج طریقہء کار کے تابع ہوگی۔

قصاص کے حق کی معافی (دفعہ 311)

دفعہ 311 دراصل قتلِ عمد کے جرم میں قصاص کے حق کی معافی کے متعلق ہے مجموعہءتعزیراتِ پاکستان میں حالیہ ترمیم کے ذریعہ دفعہ 311 میں بھی ترامیم کی گئی ہیں اور قرار دیا گیا ہے کہ جب تک تمام ولی حقِ قصاص کو معاف نہیں کرتے اور جرم پر فساد فی الارض کا اصول بھی لاگو ہوتا ہو تو عدالت جرم کی نوعیت حقائق اور حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایسے مجرم جس کے لیئے قصاص کا حق معاف کیا جا چکا ہو کو تعزیر کے تحت سزائے موت یا عمر قید جو پندرہ برس تک ہوسکتی ہے کی سزا دے سکتی ہے۔ (دفعہ 311)

جرائم پر صلح اور معافی (338-E):

اسی طرح مجموعہ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء میں حالیہ ترامیم کے ذریعے قرار دیا گیا ہے کہ قتلِ عمد کے ارتکاب پر صلح اور معافی کے عمل میں جہاں فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو عدالت مقدمے کے حالات و واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اگر ضروری سمجھے تو مجرم پر تعزیر کے تحت قید کی سزا اور جرمانہ عائد کر سکتی ہے اور اِس ضمن میں قتل سے متعلق تمام جرائم میں جہاں صلح اور معافی کا حق موجود ہو وہاں اِن شقات کا اطلاق کیا جائے گا۔

ضابطہء فوجداری میں ترامیم:

قانون ھذا کے تحت کی گئی ترامیم کے نتیجے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء کی دفعہ 345 میں بھی ترمیم کی گئی ہے جس کے تحت قتل عمد کے ارتکاب پر مقتول کے وارثان کو صلح کا اختیار مجموعہء تعزیرات کی دفعہ 311 (جس کا تذکرہ اوپر کر دیا گیا ہے) کے تابع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مجموعہء ضابطہء فوجداری کے جدول دوئم میں مجموعہء تعزیرات پاکستان کی دفعہ 311 جو قتل کے جرم میں ولی کی جانب سے بدلِ صلح کے عوض مجرم کو معاف کر دینے کے بعد تعزیر لاگو ہونے کے متعلق ہے میں ترمیم شدہ سزا کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق قصاص کی معافی کے بعد قتل کے مجرم کو تعزیر کے تحت سزائے موت یا عمر قید جو (بطورِ تعزیر) چودہ برس قید تک بڑھ سکتی ہے یا اگر قتل کا ارتکاب غیرت کے نام پر کیا گیا ہو تو عمر قید کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غناءِ سحر
ریسرچ آفیسر
قانون وانصاف کمیشن پاکستان،
سیکنڈ فلور، سپریم کورٹ بلڈنگ،
اسلام آباد۔